Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities 466
Vol 4 (4) Oct-Dec, 2018 pp.466-485.
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. Email:editor@gjmsweb.com
Impact Factor value = 4.739 (SJIF).
DOI: https://orcid.org/0000-0001-5767-6229.

COMPARATIVE ANALYSIS OF THE BOOKS: "PAGHAMBER-E-AZAM-O-AKHIR" AND "MUHAMMAD-U-RASOOLULLAH" IN THE LIGHT OF THE PRINCIPLES OF SEERAT NIGARI.

سیرت نگاری کے اصولوں میں کتاب "پیغمبر اعظم و آخر" اور "محمد رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا تحقیقی و تقابلی جائزہ

Madiha Zaffar[1], Syed Iftikhar Ali Gilani[2], Prof.Dr. Abdul Ghafoor Awan[3]

ABSTRACT-The objective of this research paper is to conduct comparative analysis of two books named "Paighember-e-Azam-o-Akhir written by Dr. Naseer Ahmad Nasir and "Muhammad Rasulullah (PBUH)" written by Dr. Muhammad Akram Rana. Both are leading writers and authority on the subject. They have given complete account of the Holy Prophet's life from birth to death. They highlightehd his way of living, dealing with his followers and enemies, ways of inviting the rulers of neighbouring states to Islam through letters. They also explained how he fought battles with enemies of Islam and emerged as a victor.Dr. Naseer mostly used Quranic verses to prove his point of views while Dr. Akram used mosly Ahadis to strengthen his arguments.

Key words: Seerat Nigari, Holy Prophet, Preaching of Islam, way of life.

Type of study: ***Original Research Paper***
Paper received: 10.07.2018
Paper accepted: 25.08.208
Online published:01.10.2018

---

1. M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan. mtn.con221@ubl.com.pk. Cell # 03009576800.
2. Senior Lecturer, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab. lalagilani@gmail.com. Cell # +923006360086/92333611212.
3. Dean, Faculty of Management and Social Sciences, Institute of Southern Punjab,Multan.ghafoor70@yahoo.com.Cell #+0923136015051.

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کاتعارف

ڈاکٹر نصیراحمد ناصر بیسویں صدی کی عظیم شخصیات میں سے ایک تھے بھارت کے علاقے امرتسر میں پیدا ہوئے تحریک رحمتہ العالمین کے بانی تھے ۔پاکستان کے فرد واحد تھے ۔ جنہوننے پوری دنیا مینپہلی مرتبہ جمالیات میں ڈی ۔ لٹ کی ڈگری حاصل کی ۔اپنے حبیب وپیغمبر کی والہانہ محبت سے معمور تھے ۔پوری دنیا میں اپنا الگ مقام رکھتے تھے ۔سیرت النبی کے بین الاقوامی مقابلوں میں نمایاں حیثیت حاصل کی ۔(۱)

پیدائش :

آپ بھارت کے علاقے امرتسر میں پیدا ہوئے تھے ۔ڈاکٹر نصیر احمد ناصر متحدہ ہندوستان کی تقسیم ہونے پر پاکستان ہجرت کرآئے اور لاہور مقیم ہوگئے ۔(۲)

خاندانی پس منظر:

آپ ایک مہذب تعلیم یافتہ اورمذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اس وجہ سے آپ کو مذہب سے لگاؤ تھا اورقرآنی تعلیمات کے مطالعہ کاشوق بچپن سے تھا ۔آپ کے والد کانام عبدالحکیم تھا ۔ جو کہ متحدہ پنجاب کی جماعت کانگریس کے صدر کے عہدے پر فائز رہے تھے ۔ آپ کے والد کے نام پر امرتسر کے ایک محلہ کانام بھی رکھا گیا تھا۔ آپ کے والد انتہائی نیک سیرت آدمی تھے ۔ جس کی شخصیت کااثر آپ کی تربیت پر ہوا ۔ اس لیے آپ نے اپنی تمام زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزارنے کی کوشش کی ۔

ابتدائی واعلیٰ تعلیم وتربیت:

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد کی نگرانی میں گھر پر حاصل کی ۔آپ کو بچپن سے ہی قرآن مجید کے مطالعے کاشوق تھا ۔اپنے والد گرامی کے ساتھ رہتے ہوئے ہمیشہ ہندوؤں کے ساتھ مذہبیت کااختلاف رکھتے تھے ۔ آپ نے باقاعدہ رسمی تعلیم کے حصول کے لیے ایم ۔ اے او سکول امرتسر میں داخلہ لیا اورمیٹرک تک اسی سکول میں پڑھتے رہے اورمیٹرک کاامتحان نمایاں کامیابی سے پاس کیا ۔ آپ نے انٹرمیڈیٹ اورگریجوایشن کاامتحان ایم ۔اے او کالج امرتسر سے نمایاں نمبروں سے پاس کیا ۔پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور کارخ کیا ۔ بی ۔ اے آنرزکی ڈگری ۱۹۹۳ئ میں حاصل کی اور ۱۹۴۵ئ میں ایم ۔اے معاشیات کی ڈگری حاصل کی ۔پھر ۱۹۶۷ئ میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ڈاکٹر آف لٹریچر (ڈی‌لٹ) میں ڈگری حاصل کی ۔

السنہ وفنون.:

آپ نے عربی ، فارسی ،اردو،انگریزی زبانیں نیز قرآن مجید اوراحادیث نبویہ کی تفسیر وتشریح ،ترجمہ وتحقیق ،عروض انشاء پردازی اورتصنیف وتالیف کے فنون ،جدی علما ء ماہرین کے زیر سایہ باقاعدہ سیکھے ۔ (۳)

پیشہ ورانہ زندگی:

۱۹۴۶۔۱۹۴۵	لیکچرار، ایم ۔ اے ۔ او کالج امر تسر
۱۹۴۶ تا اوائل ۱۹۴۸	پراونشل آرگنائزر نیشنل ہوم فرنٹ ، محکمہ تعلقات عامہ، حکومت پنجاب۔
۱۹۵۰ تا ۱۹۶۰	پروگرام آرگنائزر اور اسسٹنٹ سٹیشن ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان۔
۱۹۷۶۔۱۹۶۰	سیکریٹری، اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔
۱۹۷۹۔۱۹۷۶	وائس چانسلر ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور (۴)

بعد از ملازمت تادمِ وفات:

ملازمت سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے اپنی زندگی تفکر فی القرآن، مطالعہ اور تصنیف و تالیف میں بسر کی ہے۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے دل میں مسلمان قوم کا دردکوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا ۔ انہوں نے لاہور میں "تحریک رحمت" کے نام سے ایک تحریک کا آغاز کیا۔ جس کے ذریعے انہوں نے مسلمان قوم کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ وہ تحریک آج بھی ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سر گرم ہے۔ تحریک رحمت کے موجودہ جنرل سیکرٹری جو کہ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے شاگردِ رشید ہیں۔ جن کا اسم گرامی خواجہ محمد اسلم ہے۔ جنہوں نے براہ راست ڈاکٹر نصیر احمد ناصر سے علمی و ادبی فیض حاصل کیا تھا۔ مقالہ نگار نے ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے حالات زندگی معلوم کرنے کے لئے ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کی قائم کردہ"تحریک رحمت" تنظیم کا رخ کیا۔ جہاں سے ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے شاگرد اور جانشین خواجہ محمد اسلم نے ان کو تسلی و تشفی بخش معلومات سے بہرہ ور کیا۔ان معلومات سے ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے ملازمت سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد اپنی پوری زندگی قرآن مجید کے تدبر و تفکر اور مطالعہ کے ساتھ ساتھ مختلف کتب کی تصنیف و تالیف میں صرف کر دی ہے۔ اس کے علاوہ ریٹائرمنٹ کے بعد ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کا عظیم کارنامہ"تحریک رحمت" کی بنیاد رکھنا ہے۔ آج بھی تحریک رحمت سے وابستہ افراد ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے جاری کردہ اس کام کو تقویت دے رہے ہیں۔ جس کا سنگِ بنیاد ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے اپنی زندگی میں رکھا تھا۔ لیکن اس مشن کی تکمیل کے لئے ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کو زندگی نے زیادہ مہلت نہیں دی تھی۔(۵)

چند تخلیقات و خدمات:

۱.اردو ادبیات میں جمالیات (Aesthetics) کے خالی گوشے کو عالمی معیار کی کلاسیکی تصانیف (تحقیق و طبع زاد کتب و رسائل اور مقالات) کے گلہائے رنگ سے معمور و مزین کیا۔

۲.اردو زبان میں جمالیات کا پہلا مفکر ، عالم اور مصنف ، نیز ڈاکٹر آف لٹریچر۔

۳.دنیا بھر میں جمالیات کا پہلا ڈاکٹر آف لٹریچر۔

٤رابطہ عالم اسلامی ، مکہ مکرمہ کے زیر اہتمام۱۹۷۷ئ میں منعقد ہونے والے سیرت کے عالمی مقابلے میں اپنی تالیف "پیغمبر اعظم و آخر" پر گرانقدر انعام حاصل کرنے والا اردو زبان اور پاکستان کا واحد سیرت نگار۔

۵.(پنجاب یونیورسٹی نے ان کی اولین کتاب جمالیات (قرآن حکیم کی روشنی میں) ۱۹۵۸ئ کی بہترین تصنیف قرار دے کر اول انعام دیا۔ (٦)

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کی علمی و ادبی زندگی کا جائزہ:

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کو علم و ادب کا شوق بچپن سے ہی تھا۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی تھی اس میں مذہبیت اور علمی شوق پہلے سے موجود تھا۔ جس کا اثر ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کی زندگی پر یہ ہوا کہ انہوں نے علمی و ادبی میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دے کر علم و ادب میں اپنے نام کو زندہ رکھا ہے۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے لوگوں کی بہتر اصلاح کرنے کے لئے بطور مصلح اور داعی اپنی خدمات سر انجام دی ہیں۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کو ان کے علمی و ادبی کام کی بدولت قومی و بین الاقوامی سطح پر انعام و اکرام سے بھی نوازا گیا ہے۔ لہذا یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر اپنے زمانے میں علمی و ادبی لحاظ سے بہت اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے علمی و ادبی خدمات کا آغاز اپنے دور طالب علمی سے کر دیا تھا۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر شاعری میں اتنا ذوق نہیں رکھتے تھے۔ لیکن بطور نثر نگار ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے اپنے ہم عصر نثر نگاروں میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد اکرم رانا کاتعارف اورحالات زندگی:

ڈاکٹر محمد اکرم رانا کاتعارف:

ڈاکٹر محمد اکرم رانا اعلیٰ پائے کے سیرت نگار ہیں ۔ سیرت نگاروں میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں ۔آپ بیک وقت بہترین مدرس ،مصنف اور فصیح وبلیغ خطیب ہیں ۔

پیدائش:

آپ ۲٤ ستمبر ۱۹۵۳ئ کوپنجاب کے مغربی ضلع کی تحصیل تونسہ شریف میں پیدا ہوئے ۔آپ کے بزرگ ریاست پٹیالہ سے ہجرت کرکے تونسہ میں آباد ہوئے ۔ (۸)

خاندانی پس منظر:

آپ ایک مہذب ،تعلیم یافتہ اور مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے ۔آپ کو مذہب سے بہت لگاؤ ہے اور قرآن مجیدکی تعلیمات کابے حد شوق ہے آپ کے والد کانام عبدالحمید تھا جو کہ ایک درویش صفت انسان تھے ۔ آپ نے اپنی تمام زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزارنے کاعزم کررکھا ہے ۔ (۹)

ابتدائی واعلیٰ تعلیم:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے شہر تونسہ شریف سے حاصل کی ۔ایف ۔اے اسلامیہ کالج لائل پور سے کیا ۔ ایف ۔ اے کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے ڈیرہ غازی خان کا رخ کیا ۔ بی ۔ اے گورنمنٹ کالج DG.K سے حاصل کرنے کے بعد بی ۔ ایڈ ۱۹۷۶ئ میں گورنمنٹ کالج آف ایجو کیشن ملتان سے کیا ۔ پھر آپ کوئٹہ تشریف لے گئے ، وہاں سے ایم ۔اے علوم اسلامیہ میں کیا ۔ بلوچستان یونیورسٹی سے فیکلٹی آف آرٹس میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ۔ آپ نے سیرت ایوارڈ حاصل کیا ۔ جس کی بدولت آپ کو برطانیہ کی یونیورسٹی سینٹ اینڈ ویوز میں پی ۔ ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے حکومت پاکستان کی منسٹری آف ایجو کیشن نے سکالر شپ دیا ۔ آپ اکتوبر ۱۹۸۲ئ سے مارچ ۱۹۸۷ئ کے اوائل تک برطانیہ میں رہے۔ یہاں سے اصول الفقہ میں پی ۔ ایچ ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی ۔آپ نے ۱۹۹۱ئ میں زکریا یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی ۔ ۱۹۹۲ئ میں امریکہ کی یونیورسٹی ولانوا(PA) سب فل برائٹ سکالر شپ پر گئے ۔ جہاں آپ نے مستشرقین کی تحریروں کوپڑھا اورOrientalism in Amreca کے حوالے سے تحقیقی مقالات لکھے اور انہیںHamdard Islamic میں شائع کیا ۔ قومی اوربین الاقوامی سطح کی علمی اورتعلیمی کانفرنسوں میں شرکت کی ۔ پاکستان آکر بہاء الدین زکریا یونیورسٹی اسلامیات سے منسلک ہوگئے ۔ا س ادارہ میں ۳۱ جولائی ۲۰۰۱ئ تک خدمات سرانجام دیتے رہے ۔)۱۰(

بعد از ملازمت:

31جولائی2001 ء تک بہائو الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے شعبہ اسلامیات سے منسلک رہے اور درس و تدریس کی خدمات سر انجام دیتے رہے اس کے بعد آج کل آپ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بطور پروفیسر اسلامیات کام کر رہے ہیں ۔(۱۱)

ڈاکٹر محمد اکرم رانا بطورسیرت نگار اورسیرت نگاری کی خدمات:

سیرت النبی پر مبنی کتاب "محمد رسول اللہ" کو پڑھنے کے بعد یہ اندازہ تو اچھی طرح ہو ہی جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر محمد اکرم رانا کو عظیم انسانوں کی سوانح حیات پڑھنے کا بے حد شوق ہے اور یہ شوق انہیں بچپن سے ہی تھا ۔ ڈاکٹر محمد اکرم رانا نے عظیم ہستیوں کی سوانح حیات کا مطالعہ دور طالب علمی سے لے کر آج تک برابر جاری رکھا ۔ اور ان کی ہمیشہ یہ جستجو ہے کہ لوگ عظیم کیسے بن جاتے ہیں جب انہوں پیغمبرؐکی حیات طیبہ کا مختلف کتب سے مطالعہ کیا ۔ تو ان کے دل میں سیرت طیبہ پر قلم اٹھانے کا شوق غلبہ کر گیا ۔ ڈاکٹر محمد اکرم نے آپؐکی سیرت طیبہ پر "محمد رسول اللہ" کے عنوان سے کتاب لکھنے کی سعادت حاصل کی ڈاکٹر محمد اکرم رانا نے سیرت طیبہ کے حوالے سے

قرآن مجید کا گہرائی سے مطالعہ کیا ۔ "محمد رسول اللہ "کی سیرت طیبہ کو تاریخی و تحقیقی اسلوب سے بیان کیا ۔ اس تخلیق کی وجہ سے ڈاکٹر محمد اکرم رانا نے سیرت نگاروں میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ڈاکٹر محمد اکرم رانا نے سیرت کے موضوع پر طبع آزمائی کی تو ایک عظیم کتاب تحریر کر لی ۔ ڈاکٹر محمد اکرم رانا کو بین الاقوامی سطح پر حوصلہ افزائی دے کر انعام و اکرام سے نوازا گیا لہذا ثابت ہو اکہ ڈاکٹر محمد اکرم رانا اعلیٰ پائے کے سیرت نگار ہیں ۔ اور اس سلسلے میں ان کی نمایاں خدمات ہیں ۔(۱۲)

تصانیف:

۱۔ تاریخ مذاہب

۲۔ المعروف خدا کی تلاش

۳۔ فتاویٰ جصاص

٤۔ Orientalism in America

۵۔ مشکلات القرآن اور جدید فقہی مسائل

محمد رسول اللہﷺکی ولادت تا مدنی زندگی کے ابتدائی حالات:

حضرت محمدﷺکی ولادت باسعادت:

اللہ تعالیٰ نے پست انسانیت کی رہنمائی کے لیے اپنے آخری اورپیارے نبی کومعبوث فرمایا تاکہ دنیا سے جہالت اوراندھیرا ختم ہو اور ہر طرف روشنی پھیلے ۔ رسول اکرمﷺموسم بہار میں دوشنبہ کے دن ۹ ربیع الاول سنہ عام الفیل بمطابق ۲۲ ،اپریل ۵۷۱ئ بمطابق یکم جیٹھ ٦٨٤ئ بکرمی کو مکہ مکرمہ میں بعد از صادق اورقبل از طلوع عالمتاب پید اہوئے ۔ حضوراکرمﷺاپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے ۔ آپؐ کی پیدائش سے قبل مکہ معاشی واخلاقی بدحالیوں کاشکار تھا جن میں بتوں کی پوجا، شراب نوشی ، جوا، سود، عورتوں پر ظلم بیٹوں کوزندہ درگورکرنا قحبہ گری اورغلامی جیسے رواج پائے جاتے تھے۔(۱۳(

حضورؐ کی رضاعت:

آپؐ کی پیدائش کے بعد حضرت محمدؐکو رضاعت کے لیے حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس بھیج دیاگیا ۔ جوقبیلہ بنو ہوازن کی خاتون تھیں ۔ حضرت حلیمہ کی بیٹی جن کا نام شیماتھا ۔ وہ آپؐ کی نگرانی کرتیں تھیں ۔ دوسال کے بعد مدت رضاعت ختم ہوئی تو آپؐ حضرت حلیمہ سے واپس اپنی والدہ محترمہ حضرت آمنہ کے پاس آگئے ۔ (١٤)

جب آپؐ کی عمر چھ برس کی ہوئی تو آپ کی والدہ نے آپ کو اپنے والدکی قبر پر لے جانے کا فیصلہ کیا سفر سے واپسی پر آپ کی والدہ بیمار ہوگئیں اورابواء کے مقام پر پہنچ کر خالق حقیقی سے

جاملیں آپ ایک مرتبہ پھر یتیم ہوگئے ۔ چھ سال سے آٹھ سال کی عمر تک آپ اپنے دادا کی زیر کفالت رہے ۔ انہوننے آپ کا نام محمد رکھا۔ شب ظلمت کے ہنگاموں میں گم تھی عقل انسانی یکایک طاق کعبہ پر چراغ ہاشمی آیا آپ آٹھ برس کے ہوئے تو آپ کے داد ا اس دنیا سے رخصت ہوگئے پھر آپ کی پرورش آپ کے چچا حضرت ابوطالب نے کی ۔ (١٤)

سفر تجارت:

عربوں کاپیشہ تجارت تھا ۔لوگ تجارت کی غرض سے دوسرے ملکوں میں سفر کرتے تھے ۔ آپ بھی اپنے چچا کے ہمراہ شام گئے ۔ وہاں بصریٰ کے مقام پر ایک عیسائی راہب بحیرہ نے اصرار کیا کہ آپ کو شام کی سیر نہ کرائی جائے کیونکہ یہودی آپ میں موجود پیغمبرانہ صلاحیتوں اورنشانیوں کااندازہ لگا کر آپ کو نقصان پہنچائیں گے ۔ یہ آپ کا پہلا تجارتی سفر تھا ۔ حضرت محمدﷺکی شرافت نیکی ،دیانتداری کاچرچا دور دور تک پھیل گیا ۔ تولوگ اس سے متاثر ہو کر آپ کو "صادق " اور"امین" کے لقب سے پکارنے لگے ۔ آپ کا چرچا سن کر مکہ مکرمہ کی مالدار خاتون حضرت خدیجہ نے آپ کو نکاح کا پیغام بھیجا ۔ آپ نے اپنے چچا کے مشورے سے یہ پیش کش قبول کرلی ۔ نکاح کے وقت حضوراکرمﷺکی عمر مبارک ٢٥ برس اورحضرت خدیجہ کی عمر مبارک ٤٠ برس تھی ۔(١٥(

حرب فجار:

آنحضوؐ کی بعثت سے قبل چار بار فجار کے واقعات رونما ہوئے ۔

خلف الفضول:

اس معاہدے کانام حلف الفضول اس لیے رکھا گیا کیونکہ اس کی تجویز وتحریک کرنے والے اشخاص کے نام مادہ "فضل" سے مشتق تھے مثلاً فضل بن واعتہ ،فضل بن حرث اورمفضل وغیرہ ۔(١٦)

حضوراکرمﷺکانکاح مبارک:

حضرت خدیجہ سے آپ کانکاح ہوا ۔حضرت ابو طالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اورمہر میں ٢٠ اونٹ تھے بعض روایات میں ہے کہ ٥٠٠درہم بھی دیے حضرت خدیجہ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے چھ اولادیں عطا فرمائیں دوصاحبزادے اورچارصاحبزادیاں (١٧)

خانہ کعبہ تعمیر اورحجر اسود کی تصنیف:

اس وقت کعبہ کی شکل چوکور ہے اوراس کاایک حصہ حطیم ہے جوCovered نہیں ہے کعبہ کی بلندی ١٥ میٹر ہے۔شمالی اورجنوبی دیوار ١٠، ١٠ میٹر بلند جبکہ مغربی اورمشرقی دیواریں ١٢، ١٢ فٹ بلند ہیں ۔حجر اسود ڈیڑھ سو میٹر کی بلندی پر نصب ہے ۔

نبوت اورپہلی وحی کاواقعہ:

جب آپ کی عمر مبارک ۴۰ برس کی ہوئی تو آپ نماز حرامیں عبادت کے لیے جاتے تھے وہاں پر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کے ذریعے آپ پرپہلی وحی نازل فرمائی حضرت جبرائیل نے فرمایا ،"اقرائ" آپﷺنے فرمایا میں نہیں پڑھا ہوا تو حضرت جبرائیل نے آپ کو زور سے پکڑ کر اپنے سینے سے بھانچاتوتب آپﷺ نے یہ الفاظ ادا کیے ۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّکَ الْأَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (العلق: ۹۶،اتا ۵)

گھر آکر آپ نے سارا واقعہ حضرت خدیجہ کوبتایا وہ آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں انہوننے بھانپ لیا کہ نبوت کوئی آسان کام نہیں ۔اٹھیے لوگوں تک اپنے رب کاپیغام پہنچائیے ۔ (۱۸)

اعلانیہ تبلیغ:

وحی آنے کے بعد آپﷺ تین سال تک خفیہ تبلیغ کرتے تھے اس کے بعد آپ کو اعلانیہ تبلیغ کاحکم ہوا ۔

قریش کی مخالفت:

اعلانیہ تبلیغ کے بعد قریش نے آپﷺ کی سخت مخالفت شروع کردی ۔ انہوننے آپ کو دین سے ہٹانے کے لیے ہرممکن کوششیں کیں لیکن آپ اپنے عزم پر ڈٹے رہے ۔

عام الحزن:

آپ نے نبوت کاعہد کیا توآپ پر ظلم اورزیادتیوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے آپ نے ان تمام مشکلات کے باوجود کٹھن حالات کامقابلہ کیا ان حالات میں آپ کی باوفا بیوی حضرت خدیجہ اورآپ کے چچا حضرت ابوطالب اس دنیا سے رخصت ہوگئے تب آپ کی عمر ۴۵ برس تھی ۔ (۱۹)

سفر طائف:

آپﷺ نے دین کوپھیلانے کے لیے طائف کاسفر کیا ۔ طائف میں تین بھائی معزز تھے یہ تینوں عبدہابیل اورحبیب عمر بن عمر کے بیٹے تھے ۔آپ نے یکے بعد دیگرے ان سے ملاقات کی اور انہیں دین کی دعوت دی ۔

معراج النبی:

حضرت محمدﷺ ۵۱ برس کے تھے جب واقعہ معراج پیش آیا ۔آپﷺ نے وہاں سات آسمانوں کی سیر کی ۔ اسی رات پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی ۔(۲۰)

بیعت عقبہ اولیٰ:

حج کاموسم تھا ۔ نیاموسم آتے ہی آپؐ نے توحید کاپیغام لوگوں کے سامنے رکھ دیا ۔تب موسم حج میں گیارہ آدمیوں کے قافلے نے شانہ نبوت میں حاضر ہوکر بیعت کی ۔ (۲۱)

بیعت عقبہ ثانیہ:

ایک معاہدہ عمل میں آیا جیسے سیرت نگار بیعت عقبہ ثانیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔اس معاہدے نے تاریخ کوبدل کررکھ دیا اور قریش کی کمر توڑ کررکھ دی ۔ اس میں اللہ کاپیغام پوری دنیا تک پہنچنے لگا اورہر طرف اسلام کابول بالا ہونے لگا ۔ (۲۲)

ہجرت مدینہ:

جب کفار مکہ نے اسلام کو ہرطرف پھیلتے دیکھاتو آپؐ کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے ۔ تب آپ کو مجبوراً مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کاحکم ہوا ۔

مسجد نبوی کی تعمیر:

مدینہ میں لوگوں نے آپ کا بھر پور طریقے سے استقبال کیا ۔ آپ کی آمد پر نغمے گائے گئے ۔ مدینہ منورہ میں آپ سب سے پہلے مسجد قباء کی بنیاد رکھی ۔ آپ نے نیک اور برگزیدہ بندوں کے لیے مسجد کی اشد ضرورت کومحسوس کیا ۔ حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کے سامنے دویتیم بچوں سہل اورسہیل عمرو کی ملکیت زمین خالی پری تھی ۔ آپ نے مالکان کورقم ادا کرکے وہاں پر مسجد نبوی کی بنیاد رکھی ۔(۲۳)

آغاز اذان:

حضرت عمر کو اللہ تعالیٰ نے آذان کاطریقہ بتلا دیا ۔ انہوننے خوا ب میں اذان کے کلمات بھی سنے جیسے حضوراکرمؐنے پسند فرمایا اس طرح اذان کی ابتدا ہوئی باقاعدہ طورپر اقامت وصلوۃ کافریضہ انجام دیا جانے لگا نماز میں قبلہ بیت المقدس قرار پایا ۔حضرت عمر کاطریقہ قبول کرلیا گیا اورحضرت بلال حبشی کوموذن قرار دیا گیا۔ (۲٤)

روزوں کی فرضیت:

ہجرت کے دوسرے سال غزوہ بدر سے پہلے ماہ شعبان ۲ھ کے آخر میں مسلمانوں پر روزے فرض کیے گئے تاکہ مسلمانوں میں تقویٰ اورپرہیز گار ی ہوا ۔ (۲۵)

غزوات نبوی:

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو سلامت رکھنے کے لیے دشمن قوموں کامقابلہ کرنے کے لیے آنحضورؐ کوان سے جنگ کرنے کی اجازت دی ۔ آنحضورؐخود بھی لڑائیوں میں شریک ہوئے اور بعض اوقات کسی تجربہ کار صحابیوں کواپنی جگہ امیر بنا کر بھیج دیتے جن لڑائیوں میں آپؐ نے خود شرکت کی انہیں غزوہ کہتے ہیں اور جن میں آپؐ شریک نہ ہوئے انہیں سریہ کہتے ہیں ۔ غزوات کی تعداد ۲۳ ہے اور سریہ کی تعداد ٤۳ ہے ۔ (۲٦)

غزوہ بدر:

۱۲ رمضان المبارک کو ۳۰۰ جانثاروں کاقافلہ شہر مدینہ سے روانہ ہوا ۔ پانچ دن بعد ۱۷ رمضان المبارک کوبدر کے مقام پر پہنچا ۔یہاں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں جنگ کاآغاز دوبدو ہوا ۔طویل ترین جنگ کے بعد قریش مکہ ستر آدمی مارے گئے جن میں چود ہ، ان کے سردار تھے ۔صحابہ کرام میں سے چودہ شہید ہوئے ان میں سے چھ مہاجرین اور آٹھ انصار تھے۔(۲۷)

۲۰ رمضان المبارک بروز بدھ ۲۱ مارچ ٦۲٤ھکو مجاہدین آپؐ کی قیادت میں فتح ونصرت کی خوشیاں مناتے ہوئے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے ۔

غزوہ احد:

غزوہ بدر کی شکست کے بعد کفار مکہ شدید غم میں مبتلا ہوگئے کیونکہ اس جنگ میں ان کے سردار مارے گئے تھے ۔ اس لیے ان کے دلوں میں انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی ۔ا س جنگ میں قریش مکہ کی تعداد تین ہزار جنگوں پر مشتمل تھی ۔ان میں سے سات سو زدہ پوش تھے ۔دو سو گھوڑے تین ہزار اونٹ اورپندرہ عورتیں شامل تھیں ۔ اتفاق سے اس دن جمعہ تھا حضورؐ نے جمعہ کے "خطبے میں جہاد اور شہادت کے درجات اورفضائل بیان فرمائے بعد نماز عصر رسول اکرمؐ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے جب آپؐ مقام "سوط" پرپہنچے تو عبداللہ بن ابی اپنے تین سو آدمیوں کے ساتھ الگ ہوگیا ۔ حضرت عبداللہ جبیر پر مشتمل پچاس ہزار تیراندازوں کاایک دستہ مقرر کردیا اورانہیں واضح ہدایت دیں کہ جنگ میں فتح ہویا شکست آپ نے درہ نہیں چھوڑنا۔ مسلمانوں نے مال غنیمت کی ہوس میں در ہ چھوڑ دیا تواس کے ساتھ ہی جنگ کے نتائج بدل گئے ۔ اس غزوہ میں حضرت محمدؐکے دندان مبارک شہید ہوگئے ۔ مسلمانوں کے لیے غزوہ احد کانتیجہ بہت صدمے اورتکلیف کاباعث بنا ۔(۲۸)

غزوہ خندق:

یہ غزوہ ۸ ذیقعد ۵ھ کو شروع ہوا اور ۲۳ ذیقعد ۵ھ کوختم ہوا ۔ قریش اوریہود اپنی سازشوں سے باز نہ آئے دونوں نے مل کر اسلام کے استحصال کامنصوبہ بنا لیا ۔ اس غزوہ میں مسلمانوں نے ایک خندق کھودی جس میں آنحضورؐ خود بھی شریک ہوئے ۔ اس جنگ کی صورت ایسی ہوگئی کہ اتحادیوں کے لیے محاصرہ اٹھالینے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا وہ ابھی محاصرہ اٹھانے کاسوچ ہی رہے تھے قدرت نے انہیں موقع ہی نہ دیا ۔ تائید خداوندی کاوقت آن پہنچا سردی کاموسم تھا اس زور سے طوفان چلا کہ خیموں کی طابیں اکھڑ گئیں دیگیں الٹ پلٹ ہوگئیں اللہ نے اپنی فوجیں بھیجیں جو انہیں دکھائی نہ دیں مگر

انہوننے مسلمانوں کوفتح سے ہمکنار کردیا اوردشمن کی فوجیں راتوں رات میدان چھوڑ کر بھاگ گئیں ۔ (۲۹)

غزوہ بنو قریظہ:

جنگ احزاب سے ناکامی کے قریش نے اپنی طاقت پر دوبارہ سے گھمنڈ دیکھانا شروع کردیا ۔ بنی قریظہ کی بستی میں جاکر آباد ہوگئے لیکن چند روز کے محاصرے کی سختیوں نے انہیں پریشان کردیا ۔ پندرہ دن کے محاصرے کے بعد بنو قریظہ نے ہتھیار ڈال دیتے انہیں یقین ہوگیا کہ مسلمانوں کی تحریک اسلام عرب سے نکل کر عجم تک پھیلنے لگی ہے ۔

غزوہ خیبر:

مدینہ منوری کے شمال میں کم وبیش ۱٦۰ کلو میٹر کے فاصلے پر خیبر واقع ہے ۔ یہ ایک وسیع اورشاداب علاقہ ہے ۔ اس جگہ پر جنگ ہوئی جنگ میں ازواج مطہرات میں سے حضرت ام سلمہ ساتھ تھیں اورفوج کی تعداد سولہ سو تھی ۔ جن میں سے دو سو سوارتھے ۔ فتح خیبر کی جنگ میں ۹۳ یہودی مارے گئے اورپندرہ مسلمان شہید ہوئے ۔

غزوہ موتہ:

موتہ کو شام کاایک مشہور مقام بیان کیا جاتا ہے ۔ا س غزوہ میں حضورؐ نے ایک دعوت نامہ حضرت حارث بن عمیر کے ہاتھ حاکم بصریٰ کے نام ارسال کیا راستے میں دوران سفر ان کو شہید کردیاگیا ۔ اس سفیر کاقتل رسول اکرمؐ کی طبیعت پر گراں گزرا ۔رسول اکرمؐکے لشکر میں تین ہزار مجاہدین تھے ۔ اتنا بڑا لشکر دیکھ کر دشمن اس قدر ہراساں اورمرعوب ہو چکاتھا کہ انہیں مجاہدین کاتعاقب کرنے کا حوصلہ نہ ہوا ۔ اس جنگ میں آپؐ نے ان کی بہادری اورجرأت کودیکھ کر حضرت خالد بن ولید کو"سیف اللہ " کالقب دیا۔

فتح مکہ:

۱۰ رمضان المبارک کو آپ تقریباًدس ہزار مجاہدین لے کر مکہ کی طرف بڑھے مکہ جانے کے لیے آپ نے خفیہ راستہ اختیار کیا مکہ مکرمہ سے ایک منزل دورمہر الظہر کے مقام پر آپ نے پڑاؤ ڈالا اورلشکر کو اس انداز سے پھیلا دیا کہ قریش ان کی تعداد دیکھ کر گھبرا گئے ۔اس طرح مسلمانوں نے بلا مقابلہ مکہ فتح کرلیا ۔ فتح مکہ کے بعد خانہ کعبہ کو مورتیوں اوربتوں سے پاک وصاف کر دیاگیا ۔ (۳۰ (

غزوہ حنین:

یہ ایک خوبصورت وادی ہے اس میں ہوازن اورثقیف نامی قبائل آباد تھے ۔فتح مکہ کے بعد اہل مکہ کے بکثرت لوگ دائر ہ اسلام میں داخل ہوگئے ۔ دشمن اسلام کو یہ بات بالکل پسند نہ آئی ۔ اس جنگ میں بھی مسلمانوں کوخدائی مدد نازل ہوئی اورکفار کو شکست کاسامنا کرنا پڑا وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ بری طرح شکست کھا کر کافروں نے طائف کارخ کیا۔اس جنگ میں مسلمانوں کو بہت سامال غنیمت ملا جو کہ حضورؐ نے سب میں برابر تقسیم کردیا ۔(۳۱)

غزوہ تبوک:

تبوک مدینہ اوردمشق کے درمیان ایک مقام کانام ہے ۔ گرمیوں کاموسم تھا گرم ہوا چل رہی تھی ۔منافقین اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے ۔محمدؐ کالشکر اپنی عزت وجلال کے ساتھ روانہ ہوا ۔ رومی اورعیسائی قبائل نے عرب پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا لیا ان میں یہ اطلاعات ہوئیں کہ پیغمبر السلام کاانتقال ہو چکا ہے ۔ اسلامی مملکت کاشیرازہ بکھر چکا ہے اورقحط نے عربوں کولاچار کردیا ہے ۔ مسلمانوں کے لشکر کی جب ان کو اطلاع ملی تووہ حیران ہوگئے اورانہیں مقابلے کی جرأت نہ ہوئی یہ مسلمانوں کی سب سے بڑی عسکری فتح تھی ۔اس کے علاوہ ۹ ہجری کو ایک تاریخی اعلان کیاگیا کہ آج کے بعد کوئی مشرک اورکافر خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہوسکے گا ۔

حضوراکرمؐ کے دعوتی خطوط:

صلح حدیبیہ سے مسلمانوں اورقریش کے درمیان دس سال کے لیے جنگ بندی کامعاہدہ ہوگیا چنانچہ فراغت صلح ہوتے ہی آپؐ نے اپنے رسالتی مشن کی تکمیل کے لیے بیرون ملک اپنے تعلقات وسیع کرنے کے لیے اپنی کوششوں کاباقاعدہ آغاز کردیا ۔ اس مقصد کے لیے آپؐ دوسرے ملکوں کے شہنشاہوں کودعوت اسلام کے لیے خطوط لکھے اور سفیروں کے ذریعے ان خطوط کوارسال فرمایا ۔ خطوط ارسال کرنے سے پہلے آپؐ اس پرمہر لگاتے تھے ۔

آپؐ نے فرمایا!اے لوگوں اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے ۔ دیکھو عیسیٰ کے مداریوں کی طرح اختلاف نہ کرنا اٹھو اورمیری طرف سے پیغام حق پہنچاؤ بعد ازاں آپؐ نے ایک ہی دن میں کچھ حکمرانوں کے نام دعوت اسلام کے خطوط لکھوا کر سفیروں کے ذریعے بھیجوائے ۔ یہ سفیر جس جس علاقے مینبھیجے گئے اس علاقے کی زبان جانتے تھے ۔

ہرقل قیصر روم کے نام:

اللہ مہر

رسول

محمد

حضرت وحیہ کلبی کے ذریعے آپؐ نے ہرقل قیصر روم کو بھیجوا یا ۔آپؐ نے ان کو دین کی دعوت دی۔ بادشاہ یہ خط پڑھ کر بہت متاثر ہوا ۔ اس کے دل میں نورالسلام آچکا تھا لیکن تاج وتخت کی تاریکی میں وہ روشنی بجھ کر رہ گئی ۔ (۳۲)

شاہ فارس کسریٰ پرویز کے نام:

اللہ مہر

رسول

محمد

کسریٰ کے نام جو فارس کاحکمران تھا ۔عبداللہ بن حذیفہ یہ پیغام لے کر گئے ۔آپؐ نے اس کو خدا اوراس کے پیغمبر پر ایمان لانے کا کہا تاکہ جو شخص زندہ ہے اسے برے انجام سے ڈرایا جائے تم اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے ۔ کسریٰ پرویز نے ان الفاظ کواپنی تحقیر سمجھا اس نے اللہ اوراس کے رسول کے نام مبارک کو پھاڑ دیا ۔ جب آپؐ نے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس کی بادشاہت کو پارہ پارہ کردے گا ۔چنانچہ ایسا ہی ہوا اسے اپنی ہی اولاد نے قتل کردیا بعد میں ایران پر مسلمانوں نے قبضہ کرلیا ۔(۳۳)

شاہ حبش کے نام:

اللہ مہر

رسول

محمد

اس شخص پر سلامتی ہو جو ہدایت پر عمل کرے اما ہ بعد میں تمہاری طرف اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو قدوس وسلام ہے ۔ جو امن دینے والا اطمینان والا ہے ۔عمرو بن امیہ ضمیر ی نے یہ خط بنی قبہی کے ہاں پیش کیا ۔ نجاشی نے یہ خط چوما اورآنکھوں پررکھا ۔ نجاشی نے حضورؐ کو جوابی خط لکھا۔ اے اللہ کے نبی آپؐ پر اللہ کی طرف سے سلام اوربرکت ہو مجھے آپ کا گرامی نامہ ملا جس میں آپؐ نے عیسیٰ کامعاملہ ذکر کیا ہے میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور میں نے آپؐ کی بیعت کی اس طرح نجاشی نے اسلام قبول کر لیا ۔غزوہ تبوک کے بعد نجاشی نے وفات پائی حضورؐ نے اس پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھی ۔

مقوقس شاہ مصر کے نام:

مقو قس مصر کا بادشاہ تھا ۔ اس کے نام خط لکھا گیا اسے پہنچانے کے لیے حضرت حاطب بن ابی بلتصہ کاانتخاب کیاگیا ۔ آپؐ ہر خط کاآغاز بسمہ اللہ الرحمن الرحیم سے کرتے تھے اورآخر میں اس پر مہر بھی لگاتے ۔

اللہ مہر

رسول

محمد

میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اسلام لاؤ سلامت رہو گے ۔ دوسرا اجر ملے گا لیکن اگر تم نے منہ موڑا توتم پر اہل قبط ہوگا اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اوراس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں ۔مقوقس نے جوابی خط لکھا ۔ جس میں اس نے دولونڈیاں ایک خچر اورکچھ قیمتی کپڑے ہدیہ کیے ۔

حاکم یمامہ ہوذہ کے نام:

اللہ مہر

رسول

محمد

سلامتی ہوا س پر جو ہدایت کی پیروی کرے جان لو میرا دین وہاں تک پھیلے گا جہاں تک چوپائے اورگھوڑے جا سکتے ہیں ۔ اسلام قبو ل کرلو سلامت رہو گے ۔جو علاقہ تمہارے ماتحت ہے اسے تمہارا بنادوں گا ۔

اللہ مہر

رسول

محمد

رسول کے قاصد حضرت سلیط بن عرو عام یہ پیغام لے گئے ۔ انہوننے بڑی توجہ سے خط پڑھا اورجواب لکھوایا ۔ کتنی اچھی اورحسین بات ہے کہ جس کی طرف آپؐ بلاتے ہیں ۔ بعض اختیارات ہمیں تفویض کیے جائیں ہم اتباع کریں گے ۔ چند تحفے اورکپڑے بھی آپؐ کو بھجوائے لیکن آپ نے جواب پڑ ھ کر فرمایا ۔

اگر وہ مجھ سے ایک بالشت زمین بھی مانگے تومیں نہیں دوں گا ۔ جو کچھ اس کے قبضے میں ہے جانے والا ہے ۔

حارث بن ابی شمر غسانی:

چھٹا دعوت نامہ شجاع وہب اسدی کے ذریعے حارث بن ابی شمر غسائی کوبھیجا ۔ جب سفیر پہنچا توشجاع بہت معروف تھا اس نے رسول اکرمؐکے مفصل حالات سن کر اسلام قبو ل کر لیا ۔ حارث نے ایک سو مثقال سوتا شجاع بن وہب کو دینے کاحکم دیا ۔ جو خفیہ مسلمان ہو چکاتھا ۔ حارث کی وفات ۸ میں یعنی میں سال مکہ مکرمہ فتح ہوا، میں ہوئی تھی ۔ رسول اکرمؐنے بہت سے خطوط دوسرے ممالک کو بھیجے ۔

وصال نبوی ، ربیع الاول ۶۲۳ھ

دعوت حق پہنچانے کے بعد حضوراکرمؐمدینہ تشریف لے گئے اسی سال ۱۰ھ کوحضورؐ نے بیس دن کا اعتکاف کیا اور حضرت جبرائیل کو دو مرتبہ قرآن مجید سنایا ۔۲۹ صفر ۱۱ھ کوایک جنازہ میں جنت البقیع تشریف لے گئے واپسی پر جسم میں درد شروع ہوگیا ۔

آپ کی طبیعت روز بروز بوجھل ہوتی گئی ۔آپؐ حضرت عائشہ کے حجرے میں بااجازت دیگر امہات المومنین منتقل ہوگئے وفات سے پانچ دن قبل بخار تیز ہونگیا یہاں تک کہ غشی طاری ہوگئی ۔ آخری

دن سے ایک روز قبل آپ نے تمام غلاموں کوآزاد کردیا اپنی جمع بونجی صدقہ میں دے دی ۔ خیبر میں آپ کو زیر آلودہ گوشت کھلایا گیا اس کے اثرات بھی آپ کے جسم پر نمودار ہونے لگے ۔ آپؐ پر حالت نزاع طاری ہوگیا اس صورت میں آپؐ دعا گو ہیں ۔ اے اللہ انبیاء ، صدیقین شہداء صالحین کے ہمراہ مجھ پر رحم کر ،یہ جملہ تین بار دہرایا محمد کے ہاتھ جھک گئے ۔ روح قفس عنصری سے پرواز کرگئیں اور آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملے ۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون
(البقرہ: ٦۔١٥٦)

دوسرے روز منگل کی صحیح آپ کو غسل دیا گیا ۔ حضرت علی اورحضرت عباس نے آپ کو غسل دیا ۔آپؐ کویمنی تین چادروں میں کفنایا گیا ۔جہاں آپؐ فوت ہوئے تھے وہیں آپؐ کی قبر کھود کر آپؐ کو دفنایا گیا ۔ آپؐ کی نماز جنازہ کسی امام کی معیت میں نہ پڑھی گئی بلکہ پہلے اہل خانہ خانوادہ ہاشم پھر مہاجر پھر انصار عورتوں اورپھر بچوں نے پڑھی ۔ تیسرے روز بدھ کے دن آپؐ کو لحد میں اتار ا گیا اوراللہ کے نبی کاجسدمبارک مٹی میں غائب ہوگیا ۔

حلیہ مبارک:

آپؐ کارنگ چمکتا ہوا تھا ۔چہرہ تابناک اورساخت خوبصورت تھی ۔ آنکھیں سرمگیں ، پلکیں لمبی ، بال کالے ، گھنگریالے اورکھڑے ہوئے ،قددرمیانہ ، ٹھوڑی چھوٹی ،پیشانی چوڑی ،چہرہ گولائی نما ، مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی بڑی ، ہاتھ اورپاؤں کی انگلیاں گوشت سے پر ، کندھون کے درمیان مہرنبوت سرقدرے بڑا جوڑوں کی ہڈیاں بھاری سینے پر بالوں کی لکیر ، ایڑیاں باریک ،ہتھیلیاں کشادہ یہ ہے میرے نبی کی تصویر ۔

رسول اکرمؐ کی عادات مبارکہ:

حضورؐ کی انداز گفتگو بہت میٹھا ہوتا تھا ۔ آپؐ ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے تھے ۔اکثر ایک بات کوتین دفعہ دہراتے ۔بات کرتے وقت نگاہ آسمان کی طرف رکھتے بے جا بات نہ کرتے ۔ اکثر چپ رہتے بہت کم ہنستے تھے ۔ آپ ہلکا سا مسکراتے ،لباس میں چادر ، قمیض اورتہمد استعمال کرتے ، آپ کو سفید رنگ بہت مرغوب تھا ۔نعلین مبارک چپل نما ہوتا ۔انگوٹھی پہنتے جو مہر کا کام دیتی اس پر" محمد رسول اللہ "لکھا ہوا تھا ۔ کھانوں میں سرکہ، شہد، حلو ہ روغن وزیتون استعمال کرے ، ترکاری میں کدو مرغوب تھا ،گوشت میں آپ دنبہ مرغ ، بکری بھیڑ ،اونٹ اورمچھلی کھاتے لسی بہت پسند فرماتے ۔

خوشبو کااستعمال کرتے جہاں سے گزرتے وہ جگہ کافی دیر تک معطر رہتی ۔ آپؐ کو سوار کاشوق تھا ۔گھوڑے ، گدھے ،خچر اوراونٹ کی سواری کرتے ،ا پنے کپڑے سی لیتے ،جو تامرمت کرلیتے ،دودھ بھی دوھ لیتے ۔سوتے وقت قرآن مجید کی تلاوت ضرورکرتے ۔ نماز باجماعت ادا کرتے ۔ اکثر عبادت میں مشغول رہتے ۔ آپ فیاض تھے اورسخاوت بھی معمول تھی۔آپؐ نے چارعمرے کیے ،میرے نبی کی سادہ اورشفاف زندگی جو رہتی دنیا کے ہر فر دکے لیے نمونہ عمل ہے ۔

خطبہ حجتہ الوداع:

حج کے دن حضور اکرمؐ عرفہ تشریف لے گئے اور آپؐ نے وہاں مقام فرمایا ۔جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ نے (قصوا) لانے کاحکم دیا ۔ پھر بطن وادن میں آپ تشریف لے گئے ۔ وہاں آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے ۔ خطبے کی ابتداء یوں فرمائی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے ۔ا س کا کوئی ساتھی نہیں خدا نے اپنا وعدہ پورا فرمایا ۔ اس نے اپنے رسول کی مدد فرمائی ۔آپؐ نے فرمایا ۔تم سب آدم کی اولاد ہو آدم مٹی سے پید اکیے گئے تھے ۔تمہیں جماعتوں اورقبیلوں میں بانٹ دیاگیا تاکہ تمہاری پہچان ہوسکے کسی گورے کوکالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت نہیں سوائے تقویٰ کے قریش کے لوگو ں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ کے حضور اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنو ں پر بوجھ لدا ہوا ہو اوردوسرے لوگ سامان آخرت لے کر پہنچیں اگر ایسا ہوا تو میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا خدا کے سامنے اے لوگوں پانچ وقت کی نماز ادا کرو اپنے رب کی عبادت کرو، مہینے بھر کے روزے رکھو ،اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی سے دو خد اکے گھر کاحج کرو ۔

اورلوگو جب میرے بارے میں سوال پوچھا جائے گا تو کیا جواب دو گے لوگوں نے جواب دیا ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپؐ نے امانت دین پہنچا دی ہے ۔آپؐ نے حق رسالت ادا کردیا ہے اورہماری خیر خواہی فرمائی ہے یہ سن کر آپ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اورلوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا ۔

خدا یا گواہ رہنا ، خدایا گواہ رہنا ،خدایا گواہ رہنا ۔

خلاصہ بحث:

جیسا کہ زیر نظر تحقیقی مقالہ کابنیادی مسئلہ اورموضوع تحقیق ،ڈاکٹر نصیر ،احمد ناصر اور ڈاکٹر محمد اکرم رانا کے احوال وآثار ان کی علمی خدمات ، سیرت پر مکمل بحث جس میں آنحضورؐ کی ولادت ، حالات زندگی ،ہجرت مدینہ تبلیغ اسلام ، دین حق کی دعوت میں ظلم اور مشکلات ،غزوات ، کاسیرت نگاری کی روشنی جائزہ لینا تھا ۔

مذکورہ بالا سیرت نگاری کی روشنی میں کیے گئے مطالعے کے بعد مقالہ ہذا کے درج ذیل تحقیقی مقاصد حاصل ہوئے سیرت نگاروں کے حالات زندگی اور علمی خدمات کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی ۔ سیرت رسول کے بارے میں مفید معلومات حاصل ہوئیں ، عوام الناس کو رسول اکرمؐ کی سیرت کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی اور رسول اکرم کی زندگی کے بارے میں دیگر مسائل کوبھی اجاگر کیاگیا ۔دونوں سیرت کی کتابوں میں سیرت رسول کے مطالعے کے بعد محققہ اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ یہ کتب سیرت اسلوب وبیان کے لحاظ سے بہت بلند مقام رکھتی ہیں ۔ کتاب پیغمبر اعظم وآخر میں ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے سیرت رسول کو قرآن وسنت کی روشنی میں پیش کیا ہے اور گردوبیش کے

حالات کو مثال کے طورپر پیش کیا ہے۔ سیر ت رسول کوتکمیل تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور رسول اکرمﷺکی حیات مبارکہ میں ربط اورتسلسل قائم رکھا ہے ۔ فصاحت و بلاغت کا انداز نہایت موزوں ہے ۔ ڈاکٹر صاحب نے ضرب الامثال ، فلسفیانہ بحث ، منطقی طرز اورمناظر انہ اسلوب اختیار کیا ہے ۔ اس کتاب میں انہوننے ضرفی ، نحوی ، اورلغوی اندازسے بھی کام لیا ہے ۔ پیدائش کے معجزات اورفضائل ، مکی ومدنی زندگی ،سورتوں کی تقسیم کی وضاحت بھی کی ہے ۔ نزول قرآن کو باقاعدہ تسلسل کے ساتھ پیش کیاہے ۔

ڈاکٹر محمد اکرم رانا نے سیرت رسول کوبطور تائید پیش کیاہے اوررسول اکرم کی زندگی کے ہر پہلو کی وضاحت کے لیے احادیث مبارکہ اقوال صحابہ اوراقوال تابعین کو بھی پیش کیا ہے ۔ ڈاکٹر اکرم رانا نے سیرت رسول کو مقدم رکھتے ہوئے اپنی رائے پیش کی ہے ۔ ربط آیات اورآیات کے شان نزول کوبھی ملحوظ رکھا ہے ۔ سیرت رسول کی حیات مبارکہ کے مطالعے کے لیے دونوں کتب سے استفادہ کیا ہے اوریہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دونوں کتب کامل کی حیثیت رکھتی ہیں اورسیرت نگاروں نے اپنے علم سے عوام الناس کو مستفید کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے ۔ ان کتب کی روشنی میں عملی زندگی کے بہت سے مسائل کے حل کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی۔ ہے

حوالہ جات:

١۔اسلم،محمد،خواجہ، سیکرٹری جنرل تحریک رحمت،"بائیوگرافی،ڈاکٹر نصیر احمد ناصر" غیر مطبوعہ

٢۔اسلم،محمد،خواجہ، سیکرٹری جنرل تحریک رحمت،زبانی گفتگو، ٢٤جنوری ٢٠١٧ئ

٣۔اسلم،محمد،خواجہ، سیکرٹری جنرل تحریک رحمة العالمین ،"منشوروتعارف تحریک رحمة العالمین"، س ن،ص: ٢،٣

٤۔ناصر، نصیر احمد،ڈاکٹر، پیغمبر اعظم وآخر، فیروز سنز،لاہور، س ن،ص:٧

٥۔ایضاً،ص: ١١

٦۔ایضاً،ص: ١٣

٧۔ایضاً،ص: ١٥

٨۔ایضاً،ص: ١٨

٩۔رانامحمد اکرم،ڈاکٹر،"محمد رسول اللہﷺ بیکن بکس گلگشت ،ملتان،٢٠٠٢ئ،ص:١١

١٠۔ایضاً،ص: ١١

١١۔ایضاً،ص: ١٢

١٢۔ابن منظور ،محمد بن مکرم الافریقی، لسان العرب، ٢٨٩٤،دارالعرب، بیروت، ١٩٤٨ئ

١٣۔اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ٥٠٦١١، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ١٤٢٧ھ،٢٠٠٦ئ

١٤۔انور محمود خالد، ڈاکٹر، اردو نثر میں سیرت رسولﷺ اقبال اکادمی، پاکستان، لاہور، ١٩٨٩ئ،ص:٤٠

۱۵۔مارگو لیتھ،Muhammad and the Rise of Islam،آکسفورڈ پریس،لندن، ۱۹۰۵ئ،ص:۳

۱٦۔عنایت اللہ ،شیخ،ڈاکٹر، رسولاکرمﷺکے سیرت نگار، مجلہ فکر و نظر، ادارہ تحقیقات اسلامی، انٹر نیشنل یونیورسٹی،اسلام آباد، ص: ۸۹

۱۷۔انور محمود خالد، ڈاکٹر، اردو نثر میں سیرت رسولﷺ ص:۱۰۷،۹۲

۱۸۔نثار احمد،ڈاکٹر،اسلامی اندلس میں سیرت نگاری کا ارتقائ، فکر و نظر ،۱۹۹۱ئ،ص:۱٤۷

۱۹۔منصور پوری،مہر نبوت، ص: ٤

۲۰۔حالی، الطاف حسین، مولانا، حیات جاوید، عشرت پبلشنگ ہائوس، لاہور، ۱۹۷۱ئ،ص:٤۲٦

۲۱۔البقرہ،۲:۱۲۹

۲۲۔منصورپوری،محمدسلیمان،سلمان،قاضی،"رحمۃللعالمین

"،ج:۱،ص:٤۲-٤۳،دارالاشاعت،کراچی،۱٤۱۱ھ

۲۳۔محمد اکرم رانا،ڈاکٹر، محمد رسول اللہ،ص:۹٤

۲٤۔بنی اسرائیل،۱۷:۱

۲۵۔دانا پوری، عبدالرئوف،مولانا،"اصح السیر"،ص:۵۷

۲٦۔منصورپوری،محمدسلیمان،سلمان،قاضی، "رحمۃ للعالمین "،ج:۱،ص:۸٦،دارالاشاعت،کراچی،۱٤۱۱ھ

۲۷۔محمد اکرم رانا،ڈاکٹر، محمد رسول اللہ،ص:۹٦

۲۸۔محمد اکرم رانا،ڈاکٹر، محمد رسول اللہ،ص:۹۸

۲۹۔ناصر ، نصیر احمد،ڈاکٹر، "پیغمبر اعظم و آخر"، فیروز سنز،لاہور، س ن،ص: ۳۵۳تا۳۸۳

۳۰۔محمد اکرم رانا،ڈاکٹر، محمد رسول اللہ،ص:۹۹

۳۱۔الانفال:۳۰

۳۲۔ناصر ، نصیر احمد،ڈاکٹر، "پیغمبر اعظم و آخر"، فیروز سنز،لاہور، س ن،ص: ۳۷٤تا۳۷۹

۳۳۔شبلی نعمانی،علامہ،"سیرت النبیﷺ" جلد اول،ص:۱٦۹،محمد سعید اینڈ سنز،کراچی ،۱۹۷۳ئ

مصادرو مراجع:

۱۔بخاری ، احمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، ادارہ الطباعۃ المنیر یۃ، دمشق، ۱۹۸۵ئ

۲۔پھلواری، محمد جعفر شاہ، محمد پیغمبر انسانیت ، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۲ کلب روڈ، لاہور

۳۔توکلی، نور بخش، سیرت رسول عربی، ادارہ الاویس، لاہور

٤۔تھانوی، اشرف علی، حبیب خدا، مکتبہ عالیہ ، لاہور، ۱۹۷۸ئ

۵۔جواد علی، المفصل تاریخ العرب قبل الاسلام، دارالعلم ، بیروت، ۱۹۷۰ئ

٦۔حالی، الطاف حسین، حیات جاوید، عشرت پبلشنگ ہائوس، لاہور،۱۹۷۱ئ

۷۔حمید اللہ، ڈاکٹر،رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی، مولوی مسافر خانہ بند روڈ،کراچی،۱۹۵۰ئ

۸۔الخطیب، مشکوۃالمصابیح، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور

۹۔الزرقانی، محمد بن عبدالباقی، المواہب اللدنیة، قاہرہ، مصر، ۱۳۲۷ھ

۱۰۔سعید الحسن، شاہ، سیرة امام الانبیائ، گنج شکر پرنٹرز،لاہور، ۱۹۸۵ئ

۱۱۔السہیلی، عبدالرحمن بن عبداللہ، الروض الانف، مطبع الجمالیہ، قاہرہ، ۱۹۱٤ئ

۱۲۔سیدعبداللہ، مقالہ علم السیرة، اردو دائرہ معارف اسلامیہ،لاہور

۱۳۔سیدمحمد اسماعیل،رسولعربی اور عصر جدید، مکتبہ القریش، اردو بازار،لاہور،۱۹۹۸ئ

۱٤۔عرجون، محمد صادق ابراہیم ، ممد رسول الہ، دارالقلم ، دمشق،۱۹۸۵ئ

Biblography

Allah Bachaya Riaz, Abdul Ghafoor Awan (2018) Causes of intolerance and need of patience in the light of Quran-o-Sunnah, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4* (2):196-222.

Amjad Ali, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Comparative study of Khutbat-e- Madaras and Muhazirat-e-Seerat, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3): 153-189.

Awan, Abdul Ghafoor, Imran Ansari (2017). Specific study of Essays relating to Hazrat Jabir Bin Abdullah, *Global Journal of Management, Social Science and Humanities, Vol.3* (3):39-56.

Awan, Abdul Ghafoor, Jamil Ahmad (2017). Concept of Spiritualism of Peer Syed Ghulam Naseeruddin Naseer Gilani of Golara Sharif, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3):14-35.

Javeria Tehseen, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Critical analysis of the literature relating to three divorces in one sitting, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol .3* (3):71-84

Munawar, Syed Ali Shah, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Importance of the study of "Seerat" in Text books of Public Educational Institutions of Punjab, *Global Journal Management, Social Sciences and Humanities, Vol.3* (4):230-51

Misbah Tehseen, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Benefits of Marriage Life in Islam in the light of "Bahara-e-Shariat" and "Bahashti-i-Zaver", Global *Journal of Management, Social Sciencces and Humanities, Vol 3* (3):106- 135.

Shakeela Naz, Awan, Abdul Ghafoor (2018) Analysis of the research papers of monthly

magazine “Burhan-i-Dehli” on the Biographies of the Holy Prophet. *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4* (3):292-320.